بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | بدھ ۱۸ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ ؛ ۱۲ فتح ۱۳۶۳ ہش ؛ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۸۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ فتح / دسمبر - حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

معدے میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا فرمائے - آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے:

جو لوگ اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کیلئے موقع ہے کہ وہ اپنے جوہر دکھلائیں

خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو

"اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائیگی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور (باقی صفحہ پر)

ایک ذرہ کے موافق بھلائی کا بھی اجر ملے گا

"اور جو شخص ایک ذرہ کے موافق بھی بھلائی کرے گا وہ اس کا اجر پائے گا اور خدا اس کے مال اور اہل و عیال میں برکت دے گا اور جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے اور وہ تمہاری طرف دنیا اور آخرت میں پھر لوٹ کر واپس آئے گا اور تم نقصان نہیں اٹھاؤ گے۔ پس اگر تم ایک بیج دو گے تو تمہارے لئے ایک زراعت ہوگی۔ اگر قطرہ دو گے تو تمہارے لئے دریا ہوگا اور خدا نیکوکاروں کا بھی اجر ضائع نہیں کرتا کیا تم چاہتے ہو کہ یونہی بخشے جاؤ اور خدا تم سے راضی ہو جائے اور ہنوز اس نے تم کو اپنی رضامندی کی راہوں میں سرگرم نہ پایا ہو اور تم فرمانبردار اور مخلص اس کی نظر میں نہ ٹھہرے ہو۔ اے لوگو خدا سے ڈرو اور ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ جو خدا کو اپنے نفسوں پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اور یقیناً جانو کہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کی جگہ ہیں اور خدا دیکھتا ہے کہ تم اس سے پیار کرتے ہو یا دوسری چیزوں سے اور وہ وقت آتا ہے کہ تم ان لذتوں سے دور کر دیئے جاؤ گے اور یہ مجلسیں باقی نہیں رہیں گی۔"

(نور الحق حصہ اول صفحہ ۲۰-۲۱ طبع اول)

ترجمانی نظام کے متعلق

- ضروری اعلان -

وہ رضاکار (مرد) جنہوں نے گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقع پر شعبۂ ترجمانی میں کام کیا تھا وہ ۱۴ دسمبر کو مرکز سلسلہ میں اپنی ڈیوٹی کے لئے حاضر ہو جائیں

(نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد طابع: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

۱۲ فتح ۱۳۶۳ ہش

اعمالِ صالحہ کی قوت اور مسابقت علی الخیرات کا جوش

اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایت کو مختلف طبائع مختلف اثر قبول کرتی ہیں۔ سعید الفطرت لوگ اسے قبول کرکے اور اس پر عمل پیرا ہوکر روحانی طور پر ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو میں سعادت کا مادہ نہیں ہوتا۔ وہ اپنی جگہ کتنے ہی عقلمند کیوں نہ ہوں اور دوسروں کے نزدیک بھی دانشور کیوں نہ شمار ہوتے ہوں وہ نہ صرف یہ کہ اسے قبول نہیں کرتے بلکہ اس کی مخالفت پر آمادہ ہوکر چاہتے یہ ہیں کہ جنہوں نے اسے قبول کیا ہے وہ بھی اسے ترک کرکے پھر ان جیسے ہی بن جائیں۔ مختلف طبائع پر ہدایت کے مختلف اثر کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک نہایت ہی لطیف مثال بیان کرکے واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۚ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۗ كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ۝

(الاعراف آیت ۵۹)

اور عمدہ (زمین والا علاقہ) اپنے پروردگار کے حکم سے (عمدہ) پیداوار دیتا ہے اور جو ردّی (علاقہ) ہوتا ہے وہ ردّی (پیداوار) ہی نکالے گا۔ اسی طرح ہم شکرگزار لوگوں کے لئے اپنے (قدرت کے) نشانات وضاحت سے بار بار بیان کرتے ہیں۔

اس مثال میں اللہ تعالیٰ نے بتایا یہ ہے کہ آسمان سے جب مینہ برستا ہے۔ تو زرخیز زمین اس پانی کو جذب کرکے سرسبز ہو جاتی ہے اور ہری بھری کھیتیاں اس پر لہلہانے لگتی ہیں۔ برخلاف اس کے وہ زمین جو زرخیزی سے محروم ہو اتنی بارش کا پانی جذب کرنے کے باوجود وہ کوئی روئیدگی ظاہر نہیں کرتی اور اگر کچھ اس میں پیدا بھی ہوتا ہے تو وہ ناقص اور ناکارہ ہوتا ہے اور بسا اوقات اس میں ضرر رساں چیز اگ آتی ہے۔ یہ ایسی بدیہی بات ہے جو ہر روز لوگوں کے مشاہدہ میں آتی ہے اور کوئی شخص بھی اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ اس مثال کے ذریعہ دراصل اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جب وہ آسمان سے کوئی ہدایت نازل کرتا ہے۔ تو بعض لوگ جن کی فطرت میں سعادت ہوتی ہے اسے قبول کرکے اور اس پر عمل پیرا ہوکر اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے جن میں سعادت کا مادہ نہیں ہوتا وہ قبول کرنے کی بجائے الٹا مخالفت پر آمادہ ہوکر دوسروں کو بھی اس ہدایت سے محروم رکھنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔

بارش کے پانی کی مثال اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل کردہ ہدایت کے مختلف طبائع پر مختلف اثرات کو واضح کرنے کے لئے دی ہے اس کا ثبوت خود اگلی آیات میں موجود ہے کیونکہ اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت کا ذکر کرکے بتایا ہے بہت تھوڑے لوگوں نے ان کی دعوت کو قبول کیا جبکہ اکثریت یہ کہہ کر ان کی تکذیب کی مرتکب ہوئی کہ ہمارے نزدیک تو تو گمراہی میں مبتلا ہوگیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے انہیں بہت سمجھانے کی کوشش کی لیکن کسی دلیل اور کسی نشان کا ان پر اثر نہ ہوا اور وہ تکذیب پر ہی مصر رہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو طوفان سے بچالیا اور باقی کو ان کے کرتوتوں کی وجہ سے غرق ہونے دیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے علی الترتیب حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت شعیب اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کو اپنے اپنے زمانہ میں بعینہٖ یہی صورت پیش آنے کا ذکر کیا ہے جس سے صاف عیاں ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بارش کے پانی اور مختلف زمینوں پر اس کے مختلف اثر کی مثال اسی لئے بیان کی ہے تاکہ واضح ہوسکے کہ بالکل اسی طرح آسمانی ہدایت کا بھی مختلف طبائع کے لوگ مختلف اثر قبول کرتے ہیں۔ بعض اس پر ایمان لے آتے ہیں اور بعض اس کی مخالفت کرنے کو اپنے اوپر فرض کر لیتے ہیں ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ کسی قسم کی مخالفت کے بغیر سارے ہی لوگ یکدم آسمانی ہدایت کو قبول کرکے راہِ راست پر آگئے ہوں۔ ماضی میں ایسا ایک دفعہ بھی تو نہیں ہوا۔

اس ضمن میں فی الوقت ہم جس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں یہ ہے کہ جس طرح آسمانی ہدایت کا مختلف طبائع مختلف اثر قبول کرتی ہیں (یعنی کچھ لوگ تو اسے قبول کر لیتے ہیں اور باقی اسے نہ صرف یہ کہ قبول نہیں کرتے بلکہ اس کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے سے بھی دریغ نہیں کرتے) اسی طرح جو لوگ ہدایت کو قبول کر لیتے ہیں وہ بھی مختلف طبائع کے ہوتے ہیں۔ بعض تو اسے دل سے قبول کرکے اس پر عمل پیرا ہوجاتے ہیں اور اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرکے اپنے آپ کو اس ہدایت کے سانچے میں ڈھال لیتے ہیں۔ وہ وہ نہیں رہتے جو پہلے تھے بلکہ نئے انسان بن جاتے ہیں اور اس طرح اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا کر دکھاتے ہیں۔ برخلاف اس کے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو زبانی اقرار کی حد تک تو ہدایت قبول کر لیتے ہیں لیکن اس پر عمل پیرا ہونے سے گریزاں رہتے ہیں۔ ان کے عملی کردار میں کوئی فرق آتا ہی نہیں۔ قبولِ حق کے باوجود وہ عملی لحاظ سے پہلے ہی کی طرح گمراہ رہتے ہیں۔ اولی الذکر تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہدایت یافتہ شمار ہوتے ہیں جبکہ مؤخر الذکر کے ایمان لانے کی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ذرہ برابر بھی قیمت نہیں ہوتی بلکہ وہ اقرار کے باوجود عمل نہ کرکے خدا تعالیٰ کے نزدیک مجرم قرار پاتے ہیں اور انہیں ان کے جرم کی سزا مل کر رہتی ہے۔ ان کے عمل نہ کرنے سے آسمانی ہدایت میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا اور نہ ہوسکتا ہے۔ ہاں وہ خود خسارہ پانے والوں میں سے ہوجاتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ ؎

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم و خس

حقیقت یہ ہے کہ جب تک اعمال صالحہ نہ بجا لائے جائیں اس وقت تک ایمان متحقق نہیں ہوتا۔ ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ کا بجا لانا ضروری ہوتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے متبعین کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ تری بیعت کو ہی کافی نہ سمجھیں بلکہ اعمال صالحہ بجا لاکر اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں تاکہ بیعت کے اصل مقصد کو پورا کرنے والے بن سکیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے، خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو، نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو کیونکہ اگر سستی ہو تو وضو کرنا بھی ایک مصیبت معلوم ہوتا ہے چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے۔ اگر اعمال صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کے لئے جوش نہ ہو تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔ ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے۔ جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل اس جماعت میں نہیں ہے۔ محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجائے گا کہ وہ الگ ہوجائے گا اس لئے جہاں تک ہوسکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔"

مجالس انصار اللہ کی فوری توجہ کے لئے

(۱) مقامی سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے اراکین انصار اللہ کے وعدہ جات کا ریکارڈ حاصل کریں

(۲) تمام انصار کو معیاری وعدوں کے ساتھ تحریک جدید میں شامل کریں

(۳) تمام انصار کوشش کریں کہ ان کی ساری اولاد اس بابرکت تحریک میں شامل ہو۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بائبل میں مذکور پیشگوئیوں کا مصداق

عظیم الشان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(قسط ۲ آخری)

مکرم محمد عثمان شاہد

حضرت داؤدؑ کی پیشگوئی

زبور میں لکھا ہے :-

"تو بنی آدم میں سب سے حسین ہے۔ تیرے ہونٹوں میں لطافت بھری ہے۔ اس لئے خدا نے تجھے ہمیشہ کے لئے مبارک کیا۔ اے زبردست! تو اپنی تلوار کو جو تیری حشمت و شوکت ہے اپنی کمر سے حمائل کر اور سچائی اور حلم اور صداقت کی خاطر اپنی شان و شوکت میں اقبال مندی سے سوار ہو اور تیرا دہنا ہاتھ تجھے مہیب کام دکھائے گا۔"

(زبور ۴۵ تا ۴)

اس پیشگوئی میں حضرت داؤدؑ جس نبی اور جس بادشاہ کے حالات قلمبند کر رہے ہیں۔ اس پیشگوئی کی نشانیوں اور علامات کے مطابق وہ آنحضورؐ ہی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ وہ بادشاہ سب سے حسین ہے۔ چنانچہ آنحضورؐ کے حسن و جمال کے تذکروں سے کتابیں بھری پڑی ہیں یہاں تک کہ دشمن بھی آپؐ کے حسن کا تذکرہ کئے بغیر نہ رہ سکا۔ چنانچہ ڈاکٹر ویٹ لکھتے ہیں :-

محمدؐ عرب کے نہایت عمدہ خاندان اور معزز قوم میں سے تھے۔ صورت میں شکیل اور طور میں رسیلے اور بے تکلف تھے۔

(اپالوجی گاڈفری ہیننگسن صفحہ ۸ بحوالہ فصل الخطاب صفحہ ۲۹۵)

ایڈورڈ گبن لکھتے ہیں :-

آنحضرتؐ حسن میں شہرۂ آفاق تھے اور یہ نعمت صرف انہی لوگوں کو بڑی معلوم ہوتی ہے جن کو خدا تعالےٰ کی طرف سے عطا نہیں ہوئی۔ ..... لوگ آنحضرتؐ کی شاہانہ شکل اور رسیلی آنکھوں اور دمدار تبسم اور بکھری ہوئی داڑھی اور ایسا چہرہ جو دل کے ہر ایک جذبے کی تصویر کھینچ دے اور ایسی حرکت اعضاء جو زبان کا کام دے دیکھ کر تعریف کیا کرتے تھے۔ (مؤید الاسلام صفحہ ۸ بحوالہ فصل الخطاب صفحہ ۲۹۵)

اسی طرح حضرت حسان بن ثابتؓ آپؐ کے حسن کی تعریف کرتے ہوئے اپنے شعر میں فرماتے ہیں :-

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

کہ اے میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ ہر عیب سے بری پیدا ہوئے ہیں گویا کہ آپؐ ویسے ہی پیدا ہوئے ہیں جیسے کہ آپؐ نے چاہا۔

پیشگوئی میں آنے والے نبی کی ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ تلوار لٹکائے ہوئے ہوگا۔ یعنی دشمن اس کے جاہ و جلال سے خوف کھائے گا اس کا مقابلہ دشمن سے تلوار کے ساتھ ہوگا۔ لیکن وہ نبی ہر مقابلہ میں کامیاب و کامران رہے گا۔ چنانچہ آنحضورؐ نے جس عزم اور استقلال اور جس شجاعت اور بہادری سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ تاریخ عالم اس کی مثال لانے سے قاصر ہے قیدار کی ساری جاہ و حشمت ختم ہوگئی۔ قیصر و کسریٰ کی زبردست حکومتیں جن کا نام سن کر بڑے بڑے دلاوروں کے پتے پانی ہوا کرتے تھے جب محمد عربی کے مقابل پر آئیں تو پاش پاش کر دی گئیں اور دنیا سے ان کا نام و نشان مٹا دیا گیا اور خدا کی یہ پیشگوئی کہ وہ نبی تلوار حمائل کرے گا۔ بڑی شان سے آنحضورؐ کی ذات مبارک میں پوری ہوئی۔

ایک علامت اس آنے والے کی یہ بتائی گئی تھی کہ اس کی صفات میں سے دو صفات سرفہرست ہوں گی یعنی حلم اور سچائی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی وہ عظیم الشان بادشاہ اور نبی ہیں جن میں یہ دونوں صفات اپنی پوری شان کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔

آنحضورؐ کے حلم کا اندازہ فتح مکہ کے روز عام معافی کے اعلان سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہی دشمن جو آپؐ کے خون کے پیاسے تھے۔ وہی دشمن جنہوں نے آپؐ کو مکہ سے نکالا اور وہی دشمن جس نے آپؐ کو دیارِ غیر میں بھی سکھ لینے نہ دیا جب آنحضور کے قبضہ میں آتے ہیں تو معاف کر دیئے جاتے ہیں اور آج بھی آنحضورؐ کی یہ آواز کہ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ انتم الطلقاء ہمارے کانوں میں گونج رہی ہے اور آنحضورؐ کے حلیم ہونے کا اعلان کر رہی ہے اور آپؐ کی سچائی تو ہر شخص کو مسلم ہے۔ چنانچہ آپؐ بعثت سے قبل بھی صدیق و امین کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔

جس پر ابوطالب کے وہ الفاظ جو انہوں نے اپنی موت کے وقت کہے شاہد ناطق ہیں

فَإِنِّي أُوصِيكُمْ بِمُحَمَّدٍ خَيْرًا فَإِنَّهُ الْأَمِينُ فِي قُرَيْشٍ وَالصِّدِّيقُ فِي الْعَرَبِ قَدْ جَاءَنَا بِأَمْرٍ قَبِلَهُ الْجَنَانُ وَأَنْكَرَهُ اللِّسَانُ مَخَافَةَ الشَّنَآنِ۔

(زرقانی شرح مواہب جلد ۱ صفحہ ۲۵۶)

کہ میں تم کو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ قریش میں امین ہے اور عرب میں صدیق ہے وہ ہمارے پاس ایسا امر لایا ہے جسے دل نے تو قبول کر لیا لیکن زبان نے بدنامی کے ڈر سے اقرار کرنے سے انکار کیا۔

ایک علامت یہ بتائی کہ "تیرا دہنا ہاتھ تجھے مہیب کام دکھائے گا" چنانچہ ساری دنیا نے ان ہیبت ناک کاموں کو دیکھا اور تاریخ عالم نے قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کے پاش پاش ہونے کا ذکر کیا۔ قیدار کے جاہ و جلال کو خاک میں ملتے ہوئے بھی سب نے مشاہدہ کیا۔

چنانچہ اسی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں :-

"ان ہیبت ناک کاموں سے انکار ہو تو بنی قریظہ کی روحوں سے پوچھ لو۔ بنو نضیر کے بقایا سے دریافت کر لو یہ وہی یہودی ہیں جنہوں نے بقول آپ کے (عیسائیوں کے) مسیح کو مار ڈالا۔ آخر اس قارظ ملیط احمد محمدؐ کے ہیبت ناک ہاتھ سے سزایاب ہوئے۔ کسریٰ اور قیصر کے ناپاک آثار پاک زمین میں تلاش کرو۔" (فصل الخطاب صفحہ ۳۰۷)

حضرت یسعیاہ کی پیشگوئیاں

پیشگوئی نمبر ۱۔ یسعیاہ ۹/۲۸ میں ہے :-

وہ کس کو دانش سکھائے گا؟ کس کو واعظ کرکے سمجھائے گا؟ کیا ان کو جن کا دودھ چھڑایا گیا جو چھاتیوں سے جدا کئے گئے کیونکہ حکم پر حکم، حکم پر حکم قانون پر قانون، قانون پر قانون ہے۔ تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں لیکن وہ بے گانہ لبوں اور اجنبی زبان میں اُن لوگوں سے کلام کرے گا۔

اس پیشگوئی میں ایک آنے والے واعظ اور معلم کی خبر دی گئی ہے اور جو نشانیاں اس پیشگوئی میں اس معلم کی بتائی گئی ہیں۔ وہ تمام کی تمام نشانیاں آنحضورؐ کے وجود میں پوری ہوتی ہیں۔

اس پیشگوئی میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کا کلام ایک لمبے زمانہ کے بعد اس قوم کے پاس آئے گا جو الہام الٰہی کے دودھ سے محروم ہوگی۔ چنانچہ آنحضورؐ اسی وقت مبعوث ہوئے جب زمانہ نبوت پر ایک لمبا عرصہ گزر چکا تھا اور بنی اسرائیل بھی جو اہل کتاب تھے۔ الہام الٰہی کے دودھ سے محروم ہو چکے تھے چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم فرماتا ہے۔

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ۔

(مائدہ ع ۳)

یعنی اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جو رسولوں کے ایک لمبے انقطاع کے بعد تم سے ہماری باتیں بیان کرتا ہے۔

دوسری نشانی اس پیشگوئی میں یہ ٹھہرائی گئی کہ آنے والے نبی پر نازل ہونے والا کلام جو مجموعۂ احکام و قوانین ہوگا یکبارگی نازل نہ ہوگا بلکہ مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں نازل ہوگا۔ چنانچہ قرآن حکیم بعینہٖ اسی طرح اترا کچھ مکہ میں اور کچھ مدینہ میں۔ کچھ سفر میں اور کچھ حضر میں۔ اور اسی وجہ سے مخالفین قرآن نے اعتراض کیا کہ کیوں قرآن یکبارگی نازل نہ ہوگیا۔ چنانچہ قرآن کریم نے کفار کے اس اعتراض کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً

(فرقان آیت ۳۳)

ترجمہ :- اور کافروں نے کہا کیوں نہ قرآن اس نبی پر ایک ہی دفعہ نازل کر دیا گیا۔

پیشگوئی نمبر ۲ :-

یسعیاہ ۱۳ تا ۲۱/۱۷ میں ہے :-

"عرب کے صحراء میں تم رات کاٹو گے۔ اے دوانیوں کے قافلو پانی لے کے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے ننگی تلوار اور کھینچی ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ کیونکہ خداوند نے مجھ کو یوں فرمایا۔ ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ٹھیک ایک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی اور تیر اندازوں کے جو باقی رہے۔ قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائیں گے۔ کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا"

اس پیشگوئی میں یہ بتایا گیا ہے کہ آنے والے نبی کو جب اس کی قوم اپنے ملک سے نکالے گی تو ہجرت کے ایک سال بعد اس کی قوم اس پر حملہ کرے گی ایک رات وہ میدان میں سوئیں گے اور صبح جنگ ہوگی اور دشمن شکست کھائے گا اور دشمن کی ساری جاہ وحشمت خاک میں مل جائے گی۔ چنانچہ یہ پیشگوئی بھی آنحضورؐ کی ذات میں بدر کی جنگ سے پوری ہوگئی اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں کفار کے متعلق کرتا ہے اور فرماتا ہے۔

قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون

(سبا ع)

یعنی اے محمد کفار سے کہدے کہ تمہارے لئے ایک سال کی میعاد مقرر ہے اور اس میعاد سے ایک گھڑی ادھر ادھر نہ ہو سکو گے۔ (نبوت کا ایک دن الہامی کتابوں میں بمعنی سال بھی مستعمل ہوتا ہے لغات عرب اس کی شاہد ہیں۔)

(بحوالہ فصل الخطاب)

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آنحضورؐ نے ۶۶۲ء میں مدینہ کی طرف ہجرت کی اور ۶۶۳ء میں معرکہ بدر ہوا اور معاندین کو سخت ہزیمت اٹھانا پڑی اور ان کے بڑے بڑے سردار اس معرکہ میں ہلاک ہوئے یہاں تک کہ ان کا سرغنہ ابوجہل بھی اسی معرکہ میں ہلاک ہوا اور عرب کی تمام جاہ وحشمت اور رعب ودبدبہ اور ساری جھوٹی شان وشوکت یکسر خاک میں مل گئی اور کیوں ایسا نہ ہوتا کہ خدا نے اپنے منہ سے پیشگوئی کی تھی اور آنحضورؐ سے تیرہ سو برس قبل یسعیاہ کے ذریعہ ساری دنیا کو اس کی خبر دی تھی۔

حبقوق نبی کی پیشگوئی

حبقوق نبی فرماتے ہیں:۔

خدا تیمان سے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا۔ سلاہ اس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوئی مری اس کے آگے آگے چلی اور اس کے قدموں پر آتشی وبا روانہ ہوئی وہ کھڑا ہوا اور اس نے زمین کو لرزا دیا۔ اس نے نگاہ کی اور قوموں کو پراگندہ کر دیا اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگئے اور پرانی پہاڑیاں اس کے آگے دھنس گئیں اس کی قدیم راہیں یہی ہیں میں نے دیکھا کہ کوشان کے خیموں پر بپت تھی اور زمین مدیان کے پردے کانپ جاتے تھے.....

..... تو نے نہایت غصے ہو کے قوموں کو روند ڈالا ہے..... تو بنیاد کو گردن تک ننگا کر کے شریر کے گھر کے سر کو کچل ڈالتا ہے تو نے اس کے سرداروں میں سے اسے جو عالی درجہ کا تھا اس کے بھالوں سے مار ڈالا۔

(حبقوق باب ۳)

اس میں پہلی پیشگوئی یہ کی گئی ہے کہ خدا تیمان سے ظاہر ہوا عبرانی مفسرین تیمان کے معنی جنوبی سرزمین کے کرتے ہیں اور عرب فلسطین کے جنوب میں ہے۔ لیکن عرب لوگ ایک وادی کو جس میں مکہ بھی شامل ہے وادیٔ تہامہ کہتے ہیں چنانچہ قاموس میں لکھا ہے وتہامۃ بالکسر مکۃ کہ تہامہ مکہ کو کہتے ہیں۔ پس خدا کا تیمان سے ظاہر ہونا یہ بتا رہا ہے کہ خدا کا ظہور علاقۂ عرب کے کسی شخص پر ہوگا اور آنحضورؐ اسی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

دوسرا اس پیشگوئی میں یہ ذکر ہے کہ وہ فاران سے ظاہر ہوا اور یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ علاقۂ حجاز ہی دراصل فاران کا علاقہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"وادیٔ فاطمہ (مکہ مدینہ کے درمیان ایک پڑاؤ ہے) میں گل جذیمہ یعنی پنجۂ مریم بیچنے والوں سے پوچھو کہ وہ پھول کہاں سے لاتے ہیں تو لڑکے اور بچے بھی یہی کہیں گے کہ من بویۃ فاران یعنی دشت فاران سے۔" (فصل الخطاب ص۲۷۵)

پھر اس پیشگوئی میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ آسمان اس کی شوکت سے چھپ گیا اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوگئی۔ یہ پیشگوئی بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پوری ہوئی۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (احزاب ع)

یعنی اللہ اور اس کے فرشتے آسمان سے اس نبی پر درود بھیج رہے ہیں اس لئے اے ایمان والو تم بھی اس نبی (محمد) پر درود بھیجو۔

اور حدیث میں آتا ہے کہ آسمان میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں جو فرشتے کے وجود سے خالی ہو۔ اس طرح آسمان میں بھی آنحضورؐ کی شوکت کا اظہار ہو رہا ہے اور گویا آنحضورؐ کی شوکت سے سارا آسمان چھپ گیا ہے اور چونکہ زمین کو بھی اس کی حمد سے معمور کرنا تھا۔ اس لئے ایمان والوں کو ارشاد ہوا کہ تم بھی اس نبی پر درود بھیجو۔ غرض دو باتیں آنحضورؐ کی ذات میں پوری ہوگئیں۔ آسمان بھی آپؐ کی شوکت سے چھپ گیا۔ اور زمین بھی آنحضورؐ کی حمد سے بھر گئی۔

پھر لکھا ہے کہ مری اس کے آگے آگے چلے گی یعنی جس طرف بھی وہ توجہ کرے گا دشمن ہلاک ہوں گے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی بھی آنحضورؐ کی ذات مبارک میں اپنی پوری شان سے پوری ہوئی۔

پھر لکھا ہے "اس کے قدموں پر آتشی وبا روانہ ہوئی۔" اور بعض بائیبل کے عربی نسخوں میں لکھا ہے۔

"وعند رجلیہ خرجت الحمّی"

یعنی اس کے پاؤں کے پاس سے بخار نکل گیا۔ گویا آتشی وبا سے مراد بخار ہے۔

یہ پیشگوئی بھی آنحضورؐ کی ذات مبارک میں پوری ہوئی اور یثرب جہاں آنحضورؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ ہجرت کر کے آئے تھے ان دنوں بخار کا مرکز تھا۔

آنحضورؐ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضورؐ جب مدینہ تشریف لائے اور آپؐ کو گھبراہٹ پیدا ہوئی تو آپؐ نے دعا کی:۔

اللّٰھم العن شیبۃ بن ربیعۃ وعتبۃ بن ربیعۃ وامیۃ بن خلف کما اخرجونا من ارضنا الی ارض الوباء

یعنی اے خدا شیبہ بن ربیعہ عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف کو تباہ کر کیوں کہ انہوں نے ہمیں مکہ سے نکال کر اس بخار والی زمین کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا۔

اور پھر فرمایا

صحّحھا لنا وانقل حمّاھا الی الجحفۃ۔ (بخاری شریف)

یعنی اے خدا مدینہ سے بخار نکال کر جحفہ کی طرف لے جا۔

چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ پھر وہاں سے بخار دور ہوگیا۔ اور حبقوق نبی کی یہ پیشگوئی آنحضورؐ کے وجود میں پوری ہوئی۔

پھر اس پیشگوئی میں بتایا گیا تھا کہ "قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگئے" پہاڑ سے مراد بڑے بڑے حکمران اور بادشاہ ہوتے ہیں اور سب جانتے ہیں کہ جب آنحضورؐ کے مقابلہ میں قیصر وکسریٰ آئے تو کس طرح ان کے نام و نشان مٹا دیئے گئے۔

اس پیشگوئی میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ "میں نے دیکھا کہ کوشان کے خیموں پر بپت (بعض عربی نسخوں میں بلیہ یعنی مصیبت لکھا ہے) تھی اور زمین مدیان کے پردے کانپ جاتے تھے۔"

بائیبل والے کہتے ہیں کہ کوشان سے مراد علاقہ کوش میں رہنے والا قبیلہ ہے اور علاقہ کوش عراق میں ہے اور مدیان کو قرآن کریم نے مدین کہا ہے۔ رسول کریمؐ کے زمانہ میں یہ علاقہ قیصر کے ماتحت تھا اور ان دونوں ملکوں پر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں حملہ ہوا اور دونوں حکومتوں کو تباہ کر کے وہاں بھی توحید کا پرچم گاڑ دیا اور حضرت عمرؓ کے ذریعہ ہونے والی فتح دراصل آنحضورؐ کی فتح ہی تھی۔ کیونکہ وہ آپؐ کے ہی جانشین اور خلیفہ تھے اور آپؐ کے ہی مشن کو چلانے والے تھے۔

پھر لکھا ہے "تو بنیاد کو گردن تک ننگا کر کے شریر کے گھر کے سر کو کچل ڈالتا ہے"

جب اس پیشگوئی کی طرف دیکھتے ہیں تو معرکۂ بدر ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے جب دشمن خدا، سردار کفار اور فرعون زمانہ ابوجہل زخمی حالت میں عبداللہ بن مسعودؓ کے قبضہ میں بے بس پڑا ہے اور اس خواہش کا اظہار کرتا ہے کہ چونکہ میں سردار ہوں اور سرداروں کی گردن لمبی کر کے کاٹی جاتی ہے اس لئے میری گردن بھی لمبی کر کے کاٹنا لیکن محب رسولؐ عاشق محمد عبداللہ بن مسعودؓ اس بات سے اور غصہ میں آجاتے ہیں اور اس دشمن رسولؐ کا خود اٹھا کر سر کے عین نیچے سے گردن کو ننگا کر کے اسی کی تلوار سے اس کا سر کاٹ دیتے ہیں اور ابوجہل کی آخری خواہش بھی پوری نہیں ہونے دیتے۔

اور خدا کی قدرت حبقوق نبی کی اس پیشگوئی کو آنحضورؐ کے وجود مبارک میں پوری کر کے دکھاتی ہے اور ساری دنیا میں اعلان کرتی ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپؐ خاتم النبیین کے بلند مقام پر فائز ہیں اور آپؐ وہی رسولؐ ہیں جن کی خوشخبری آپؐ سے پہلے تمام انبیاء دیتے رہے اور آپؐ ہی وہ نبی ہیں جن کی امت میں سے ہونے کی خواہش حضرت موسیٰؑ نے بھی کی۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وآلِ محمدٍ وبارک وسلّم انک حمیدٌ مجیدٌ۔

بجٹ فوراً ارسال کریں

جن مجالس نے ابھی تک نئے سال کا بجٹ منظوری کے لئے نہیں بھجوایا۔ وہ فوری طور پر بجٹ ارسال کریں۔ اسی طرح بتدریج وصولی کر کے مرکز بھجواتے رہیں۔

سیکرٹری مال
مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا داری چہ غم داری

:- (مکرم مبشر احمد ظفر صاحب۔ مربی سلسلہ)

اگر آنکھ اس کائنات میں اللہ تعالےٰ کی قدرت کے بے شمار نظاروں کا مشاہدہ کرتی رہتی ہے۔ کہیں خاک کو کیمیا بنتا دیکھتی ہے تو کہیں پتھروں کو جواہرات میں ڈھلتے ہوئے مشاہدہ کرتی ہے۔ کہیں ہوا زنبیل حیات سنبھالے ہوئے ہے تو کہیں ہوا آندھی کی شکل میں پیغامبر اجل بن جاتی ہے الغرض ہر لمحہ اور ہر ساعت عجیب متعدد نظارے دیکھ کر یہ قرآنی الفاظ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْنٍ بے اختیار زبان پہ آجاتے ہیں اور زبان حمد باری تعالےٰ سے تر ہو جاتی ہے۔ اگرچہ مذکورہ بالا امور ایک قانون قدرت کے ماتحت رونما ہوتے رہتے ہیں مگر بعض ایسے واقعات بھی وقوع پذیر ہوتے ہیں جن کا بظاہر وقوع میں آنا غیر ممکن اور محال لگتا ہے۔ وہ سوانح "ولایۃ اللہ" کے درخشاں باب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی ولایت نے اس منفرد ہستی پر بنی نوع انسان کو عجیب و غریب اور محیر العقول عجائبات دکھلائے ہیں کہ خدا کی غیر محدود قدرت اور لامتناہی طاقتوں کا یقین ہو جاتا ہے اور ایک حیّ و قیوم ہستی کے وجود کے دلائل میسر آجاتے ہیں جس کو خدا کی ولایت مل گئی وہ فرش سے اٹھ کر عرش پر جا بیٹھا اور خدا نے اسے اپنے حفاظتی قلعہ میں پناہ دے کر دشمن کو ذلیل و نامراد کر دیا۔ اس ولایت کا ذکر اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں یوں فرماتا ہے:-

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

سنو اللہ کے دوستوں کو نہ مستقبل کا خوف لاحق ہوتا ہے اور نہ وہ ماضی پر غمگین ہوا کرتے ہیں۔

یہاں خداوند تعالےٰ نے بتادیا کہ اس کے دوست اور پیارے ہر خوف سے بالا اور ہر غم سے آزاد ہیں چاہے دنیا ان کے لئے خوفوں کے پہاڑ کھڑے کر دے وہ دیکھتے ہی دیکھتے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔ خواہ دنیا ان کے خلاف دھمکیوں کے طوفان لے کر اٹھے وہ پلک جھپکنے میں جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔

ہزارہا آنکھوں نے دیکھا کہ مخالفین نے اولیاء اللہ کے خلاف صدہا موتوں کا سامان کیا لیکن خدا تعالےٰ نے انہیں اپنی حفاظت میں لیکر انہیں ہر طرح محفوظ رکھا معاندوں نے اللہ کے پیاروں اور محبوبوں کی بیخ کنی کی خاطر ہیبت ناک مظالم کے منصوبے بنائے اور مخالفت کی خوفناک آندھیوں کے جھکڑ چلائے مگر خدا کی تقدیر نے اپنے پیاروں اور عاشقوں کے حق میں ایسا کام کیا کہ ظالم خود اپنے منصوبے کا شکار ہو گئے اور آندھیوں کے جھکڑوں نے ظالموں کو اپنی لپیٹ میں لے کر ہمیشہ کے لئے عبرت کا نشان بنا دیا۔

وہ نادان ہے جو یہ کہتا ہے کہ میں اولیاء اللہ کو نقصان پہنچا سکتا ہوں۔ اولیاء اللہ کو ضرر پہنچانے کا دعوےٰ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ اللہ کے پیار اور محبت کو جیت کر اس کی آغوش میں بیٹھے ہوتے ہیں اس لئے ان پر کوئی حملہ کارگر ہو ہی نہیں سکتا۔

آیئے چند اولیاء اللہ کی ولایت پر ہاتھ ڈالنے کا نظارہ اور اس کا انجام ملاحظہ کرتے ہیں۔

(۱) میرے خدا نے تمہارے خدا کو آج رات مار ڈالا ہے

"یمن کا گورنر ایران کے بادشاہ کے حکم کے ماتحت آپ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناقل) کو گرفتار کرنے کے لئے اپنے آدمی بھجواتا ہے یہودیوں نے اس کے پاس شکایت کی تھی کہ عرب میں ایک نئی حکومت بن رہی ہے جو آپ کے لئے پریشانی کا موجب ہو گی

بادشاہ نے یمن کے گورنر کو پیغام بھجوایا کہ میں نے سنا ہے کہ عرب میں ایک مدعی نبوت کھڑا ہوا ہے۔ اسے فوراً گرفتار کر کے میرے پاس بھجوا دیا جائے وہ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا اس ہمارے بادشاہ نے گورنر یمن کو حکم بھیجا ہے کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے۔ چنانچہ گورنر نے ہمیں کہا ہے کہ ہم آپ کو یہ بھی کہدیں کہ میں آپ کے متعلق بادشاہ کی خدمت میں سفارش کروں گا اور لکھوں گا کہ آپ کے پاس غلط رپورٹ پہنچی ہے اس شخص سے ملک کے امن کو کوئی خطرہ نہیں۔ آپ نے فرمایا ٹھہرو میں اللہ تعالےٰ سے دعا کر لوں۔ دوسرے دن وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کچھ اور ٹھہرو میں دعا کر رہا ہوں تیسرے دن وہ پھر آئے آپ نے فرمایا ابھی کچھ اور ٹھہرو میں دعا کر رہا ہوں۔ چوتھے دن وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا آپ اپنا فیصلہ سنایئے۔ آپ نے فرمایا:

تم جاؤ اور گورنر سے کہہ دو کہ میرے خدا نے تمہارے خدا کو آج رات مار ڈالا ہے۔

انہوں نے کہا جناب ایک بار پھر سوچ لیجئے اس کا نتیجہ ملک عرب کے لئے اچھا نہیں ہو گا۔ یہاں سخت تباہی واقع ہو گی۔ اور ملک عرب کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔ آپ ہمارے ساتھ چلیں گورنر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ آپ کی سفارش کر دے گا اور آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ آپ نے فرمایا جاؤ میں نے جو کچھ کہا ہے اپنے گورنر سے کہدو کہ میرے خدا نے آج رات تمہارے خدا کو مار ڈالا ہے۔ اس پر وہ واپس چلے گئے۔ اور انہوں نے گورنر کو یہ جواب سنا دیا۔ اس نے جواب سن کر کہا یہ شخص (نعوذ باللہ من ذالک) یا تو پاگل ہے یا پھر واقعہ میں اللہ تعالےٰ کا نبی ہے۔ کسی دوسرے کے منہ سے ایسی بات نہیں نکل سکتی چودہ پندرہ روز گذرے تو ایک شاہی جہاز کے آنے کی اطلاع ملی۔ گورنر نے اپنے سیکرٹری استقبال کے لئے بھیجے۔ جب سفیر گورنر یمن کے پاس پہنچا اور اسے خط پیش کیا تو جیسے انسانی دستور تھا اس نے ادب کے ساتھ اس خط کو چوما مگر جب مہر دیکھی تو وہ دوسرے بادشاہ کی تھی اس نے اپنے درباریوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ بات ٹھیک معلوم ہوتی ہے جو عرب کے نبی نے کہی تھی۔ پھر اس نے خط کھولا تو اس کے اندر یہ الفاظ تھے جو شاہ ایران کے بیٹے کی طرف سے تھے کہ

"ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ حکومت کے تمام آفیسرز سے ہماری اطاعت کا عہد لو اور ہم تم کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہم نے فلاں تاریخ کو ان ظلموں کی وجہ سے جو بادشاہ کر رہا تھا۔ اسے مار ڈالا ہے اور اب ہم خود بادشاہ ہیں اور ضروری ہے کہ ہماری اطاعت کا عہد لیا جائے اس کے بعد اس نے لکھا۔

"ہمارے باپ نے جو ظالمانہ احکام دیئے تھے ان میں سے ایک حکم عرب کے ایک مدعی نبوت کے متعلق بھی تھا کہ اسے گرفتار کر کے ہمارے پاس بھجوایا جائے۔ ہم اس حکم کو منسوخ کرتے ہیں اب اس کی تعمیل کی ضرورت نہیں۔"

جب اس نے تاریخ دیکھی تو وہ وہی تاریخ تھی جب رسول کریم نے یہ فرمایا کہ

ہمارے خدا نے آج رات تمہارے خدا کو مار ڈالا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم حصہ سوم صفحہ ۲۷۹، ۲۸۰)

۲۔ ہنوز دلی دور است

نظام الدین اولیاء ایک بزرگ دلی میں گذرے ہیں۔ جو بہت سے اولیاء کے پیر تھے انہوں نے ایک دفعہ کوئی ایسی بات کی کہ تغلق خاندان کا بادشاہ جو اس وقت ہندوستان کا فرمانروا تھا ناراض ہو گیا وہ اس وقت سفر پر جا رہا تھا اس نے کہا واپس آکر میں ان کو ضرور پھانسی دوں گا اور اپنے اس حکم پر قسم کھائی۔ مریدوں کو جب یہ اطلاع پہنچی تو اس بات سے بہت فکر ہوا اور جب بادشاہ واپس روانہ ہوا تو یہ فکر اور بھی بڑھ گیا۔ انہوں نے آپ سے کہا بادشاہ آرہا ہے اس لئے دلی پہنچنے سے پہلے کوئی صلح کر لینی چاہیئے انہوں نے فرمایا ہم نے کیا کرنا ہے سب کچھ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جو چاہے کرے بادشاہ جب اور قریب آگیا تو مریدوں کو اور فکر ہوا اور انہوں نے کہا اب تو تھوڑا فاصلہ رہ گیا ہے مگر آپ نے فرمایا

"کوئی غم نہ کرو ہنوز دلی دور است"

آخر بادشاہ بالکل قریب آگیا جب رات کے وقت شہر کے قریب آگیا تو

رات کو باہر ہی قیام کیا اور اعلان ہو گیا کہ کل داخلہ ہو گا۔ مریدوں نے پھر کہا کہ اب تو بادشاہ آیا ہی چاہتا ہے مگر آپ نے پھر وہی جواب دیا کہ ہنوز دلی دور است جب صبح ہوئی تو اخلاص مند مریدوں میں سخت گھبراہٹ تھی اب بادشاہ شہر میں داخل ہو گا اور معلوم نہیں کیا آفت آئے۔ مگر اطلاع ملی کہ بادشاہ کسی حادثہ سے فوراً مر گیا ہے اور اس کی بجائے اس کی لاش شہر میں داخل ہوئی۔

(تذکرہ اولیاء کرام ادبستان لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

والد محترم چوہدری محمد نذیر صاحب مرحوم

(مکرم بشیر احمد شاہد صاحب۔ شاہد کلاتھ ہاؤس ربوہ)

اس دنیا میں بعض رشتے کس قدر عزیز اور پائیدار ہوتے ہیں اور ابدی سکون کے لئے کتنی گراں قدر۔ قدریں لئے ہوئے اُبھرتے اور پروان چڑھتے ہیں۔ جیسے یہ بہاریں سدا ہی رہیں گی۔ مگر آہ۔ یہ کسے معلوم ہوتا ہے کہ ایک وہ وقت بھی آجائے گا کہ جب اس فانی دنیا کے یہ سب ناطے ہمیشہ ہمیش کے لئے منقطع ہو جائیں گے اور وہ ہستیاں پلک جھپکتے ہی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہیں پھر جنہیں آنکھیں ڈھونڈتی ہیں مگر وہ ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتیں اور وہ والدین کی انمول ہستی ہے۔ جو کھو جانے کے بعد پھر نہیں ملتی۔

میرے پیارے ابا جان مکرم چوہدری محمد نذیر صاحب (سابق لاہور ہاؤس قادیان حال شاہد کلاتھ ہاؤس ربوہ) ۱۹۰۲ء میں ضلع لاہور میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۹۲۲ء میں عین عالم جوانی میں اپنے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

جونہی ان دونوں بھائیوں نے احمدیت قبول کی تو ان پر سخت مصائب کا دور شروع ہو گیا۔ جھوٹے مقدمات میں ملوث کیا جانے لگا طرح طرح کی دھمکیاں دی جانے لگیں۔ آخر زندگی کا دائرہ اتنا تنگ کر دیا گیا کہ یہ دونوں بھائی قادیان ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ قادیان ہجرت کرنے پر سب سے پہلا جو کام کیا۔ وہ یہ تھا کہ وصیت کے نظام سے منسلک ہو گئے اور آخر دم تک حسب توفیق اپنی مالی قربانی پیش کرتے رہے اور اسی طرح سلسلہ کی تمام تحریکات میں باقاعدہ حصہ لیتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ کے زمانہ میں جب مسلمانوں کے خلاف شدھی کی تحریک چلائی گئی تو اس کے سدباب کے لئے جماعت احمدیہ نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ پیارے ابا جان نے بھی پیارے اور محبوب آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی خدمات پیش کیں اور جو ذمہ داری آپ پر ڈالی گئی اسے نہایت احسن طریق پر سرانجام دیا۔

قادیان سے ہجرت کرتے وقت آپ دونوں بھائی بالکل تہی دست تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے صرف پندرہ روپے سے تجارت شروع کی تھی یہ رقم جو بالکل کوئی اہمیت نہ رکھتی تھی۔ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے اتنا نوازا کہ اس کے احسانات کی کوئی حد نہ رہی۔

آپ کا تعلیمی معیار بہت معمولی تھا۔ مگر اس کے باوجود آپ کو خدمتِ دین کا ایک جنون کی حد تک شوق تھا۔ اور اسی وجہ سے آپ نے متعدد مرتبہ کئی کئی ماہ اس کے لئے وقف کئے۔ غالباً مکیریاں ضلع ہوشیارپور میں مکرم و محترم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز مرحوم کے ساتھ بھی وقف کر کے گئے۔ اور وہاں کے بڑے ایمان افروز واقعات سنایا کرتے تھے۔

اسی طرح ابا جان حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے ساتھ ملٹری میں بھی پانچ سال تک رہے۔ آپ حضرت میاں صاحب کے اعلیٰ کردار اور اعلیٰ ڈسپلن کے بہت معتقد تھے۔

خدا تعالےٰ نے میرے ابا جان کو چھ بیٹیوں اور چار بیٹوں سے نوازا تھا۔ جو سوائے ایک بیٹے (خاکسار) اور ایک بیٹی کے سب چھوٹی عمروں میں ہی اللہ تعالےٰ کو پیارے ہو گئے جس پر آپ نے بڑے ہی صبر کا نمونہ پیش کیا اور خاکسار کی باوجود اکلوتا بیٹا ہونے کے بڑی توجہ سے تربیت کی۔ اور تربیت کے معاملہ میں بڑا سخت رویہ اختیار رکھا۔

محترم ابا جان بے حد نیک سیرت کے مالک تھے۔ نماز باجماعت کے بڑے پابند تھے۔ جس کی وجہ سے آپ نے خاکسار کو بھی بچپن سے ہی نماز کا پابند بنا دیا ہوا تھا۔ علاوہ ازیں نماز تہجد آپ کا ایک معمول تھا۔ اسی لئے نماز عشاء کے بعد جلد سونے کو پسند کرتے تھے۔ آپ جہاں بھی رہے خود بھی اور خاکسار کو بھی دل و جان سے جماعت کے ساتھ بڑی دلجمعی سے وابستہ رکھا۔

آپ انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ خوش خلق، ملنسار، ہمدرد اور مہمان نواز انسان تھے۔ ہر ایک کے ساتھ خیر خواہی کا جذبہ رکھتے تھے اور دوسروں کے کام آنے پر بڑی خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔ اخبار الفضل کا باقاعدہ مطالعہ کیا کرتے تھے۔ اور اپنی پوتیوں کو بھی اس کے مطالعہ کی باقاعدہ عادت ڈالی ہوئی تھی۔

آپ کی صحت کوئی خاص خراب نہ تھی۔ منگل کے روز دوپہر کے وقت اچانک پیٹ کی خرابی کی وجہ سے طبیعت خراب ہوئی۔ رات گیارہ بجے اچانک بے ہوش ہو گئے۔ گھنٹہ کے بعد طبیعت قدرے سنبھل گئی۔ صبح ہوئی۔ خاکسار کو کہنے لگے۔ آج تم نے میرے پاس ہی رہنا ہے۔ کہیں نہ جانا۔ بارہ بجے تو کہنے لگے کہ آج بدھ ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ کہنے لگے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ نے مجھے خواب میں کہا تھا کہ بدھ کو چلنا ہے۔ تیار رہنا۔ پھر کہنے لگے کہ جو بھی آئے۔ اسے میرا سلام کہنا۔ تابوت میں نہ دفنانا اور جلدی کرنا۔ اسی اثنا میں ایک بج گیا اور میرے پیارے ابا جان نے ہلکے ہلکے دو تین سانس لئے اور اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی اور ہمیشہ ہمیش کے لئے ہم سے رخصت ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جمعرات کے روز صبح ساڑھے نو بجے ابا جان کی نماز جنازہ مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور محترم مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم ابا جان کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ آمین۔

ماہوار مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود

- سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری کتب کو کم از کم تین مرتبہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔
- اراکین مجلس انصار اللہ کے باقاعدہ ماہوار مطالعہ کے پروگرام میں ہر ماہ ایک کتاب رکھی جاتی ہے۔
- زعماء کرام اپنی ماہوار رپورٹ کارکردگی میں باقاعدہ مطالعہ کرنے والے انصار کی تعداد سے آگاہ فرمائیں گے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

وقفِ جدید کے بارہ میں

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کا نہایت اہم ارشاد

"یہ تحریک خدا تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے"

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس الٰہی تحریک کے مالی جہاد میں زیادہ سے زیادہ شمولیت فرماویں

تحریک جدید دفتر اوّل کے بارہ میں حضور کا ارشاد

"میری خواہش یہ ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ ..... ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے۔ اور انکی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں اور ایک بھی دن ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے۔ خدا کے نزدیک بھی وہ زندہ رہیں۔ اور قربانیوں کے لحاظ سے اس دنیا میں بھی ان کی زندگی کی علامتیں ہمیں نظر آتی رہیں ..... مجھے امید ہے اور بھاری توقع ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے بچے ان کی قربانیوں کو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ اور کبھی بھی ایسا وقت نہیں آئے گا کہ دفتر اوّل کے چندے کی مقدار کم ہونی شروع ہو جائے۔ یہ انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتی رہیگی۔"

(مہتمم تحریک جدید۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پیارے احمدی بچو!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو اپنی تربیت کا ایک زرّیں موقعہ فراہم کیا ہے اسے حاصل کرو۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس چندہ کا ایک حصہ میں نے احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت کی غرض سے ان کے ذمہ لگایا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی احمدی بچہ یا بچی ایسی نہ رہے جو اپنی خوشی سے رضاکارانہ طور پر اپنے جیب خرچ میں سے تھوڑی بہت رقم بچا کر اس تحریک میں پیش نہ کرے۔"

(خطبہ جمعہ ۴ر جنوری ۱۹۸۰ء)

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دُنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطّلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دُنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بُزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان و اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سُننے والو سُنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ۔ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں"۔

(الوصیّۃ صفحہ ۹،۱۶۸)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میری بیٹی نصرت جہاں بیگم اور میرے داماد عزیزم مکرم امیر حسین صاحب راولپنڈی کو دو بچیوں کے بعد مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۸۴ء کو پہلے بیٹے سے ہے۔ الحمد للہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ولادت سے پہلے نام ح الظفر" تجویز فرمایا تھا اور ارشاد فرمایا تھا کہ لڑکا ہو یا لڑکی دونوں صورتوں میں یہی نام ۔ نومولود مکرم ملک منور حسین صاحب کا پوتا ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود، بزرگان سلسلہ اور جملہ افراد جماعت احمدیہ سے یہ درخواست کہ نومولود کی صحت و درازیٔ عمر، خادم دین اور نافع الناس وجود ہونے کے لئے دعا کریں۔

(محمد شفیع ۔ یم پوری ۔ واہ کینٹ)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مورخہ ۳ نومبر ۱۹۸۴ء کو مکرم مولوی حمید اللہ خان صاحب مربی سلسلہ نے میرے بیٹے عزیزم عبد الحمید سلمہ اللہ تعالیٰ ابن مکرم عبد الغنی صاحب ساکن کھاریاں حال (اوسلو) ناروے کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزی امۃ الجمیل صاحبہ بنت مکرم ملک عنایت اللہ صاحب جہلم بعوض مبلغ پچیس ہزار روپے پر فرمایا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ عزیزم عبد الحمید محترم لال دین صاحب کا نواسہ ہے اور محترم میاں غلام محمد صاحب ساکن شیخ پور ضلع گجرات کا پوتا ہے۔ عزیزی امۃ الجمیل محترم شیخ غلام قادر صاحب ساکن تھہ غلام نبی کی نواسی اور محترم ملک عباد اللہ صاحب کی پوتی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین۔

(عبد الغنی کھاریاں مقیم اوسلو ناروے)

محاسبۂ نفس

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے بعض دوست "تو را شنان سو مو را شنان" کے مطابق خیال کرتے ہیں۔ کہ جماعت کے دوسرے افراد کام کر رہے ہیں۔ تو ہمارا فرض بھی ساتھ ہی ادا ہوتا جا رہا ہے یا یہ کہ خلیفہ موجود ہے۔ وہ خود کام کرے گا۔ حالانکہ یہ خیال غلط ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ اپنی ذمہ داریوں کو خود محسوس کرے۔ اور اپنے نفس کے محاسبہ سے غفلت نہ کرے۔ بہترین طریق پر وہی کام ہو سکتا ہے۔ جو انسان خود اپنے نفس کا محاسبہ کر کے کرتا رہے۔ اور بہترین نگرانی محاسبۂ نفس ہی ہے"۔

(خطبات محمود جلد سوئم صفحہ ۲۶۶ صفحہ ۲۶۷)

تقویٰ کے معنے

فرمایا:۔

"بہر حال نکاح کے بارے میں (قرآن) نے جس بات پر زور دیا ہے۔ وہ تقویٰ ہے عام طور پر لوگ اس کے معنے نہیں سمجھتے۔ وہ اتقاء کے معنے یہی کرتے ہیں۔ کہ ڈرو مگر اس کے یہ معنے ہیں کہ ایسا انسان اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ یقین اور وثوق سے اپنے معاملات خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں دے دیتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود ..... کا بھی الہام ہے گو وہ پرانا مصرعہ ہے کہ ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را۔

اس حالت میں انسان کلی طور پر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے ڈال دیتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بالکل مردہ سمجھ لیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود ..... فرمایا کرتے تھے۔ ایک حیوان کے آگے بھی اگر انسان گر جائے تو وہ اس پر حملہ نہیں کرتا۔ پھر خدا تعالیٰ کے آگے جو گر جائے اس پر کیونکر حملہ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے آگے گرنا ہی اصل تقویٰ ہے۔ جب یہ مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ خود حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح قرآن میں نکاح کے موقع پر تقویٰ حاصل کرنے کا حکم دے کر اشارہ کیا گیا ہے"۔

(خطبات محمود جلد سوئم صفحہ ۲۸۷)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

چندہ وقفِ جدید اور ناصرات

وقفِ جدید کا دفتر اطفال کا چندہ ناصرات کے لئے ایک لازمی چندہ قرار دیا جا چکا ہے۔ لیکن سال کے آخر پر جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض لجنات نے کما حقہ اس طرف توجہ نہیں دی۔ اس لئے تمام لجنات کی صدروں اور سیکرٹریان ناصرات سے التماس ہے کہ وہ فوراً اپنے چندہ کا جائزہ لیں کہ تمام ناصرات نے اپنا سال کا چندہ ادا کر دیا ہے یا نہیں اور وہ مرکزی دفتر کو بھجوایا جا چکا ہے یا نہیں۔ جنہوں نے ابھی چندہ ادا نہیں کیا ان سے وصولی کریں اور کوشش کریں کہ آپ کے حلقہ یا گاؤں یا شہر کی کوئی بچی اس میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔ اسی طرح نئی مجاہدات یعنی سو روپے دینے والی بچیوں کی تعداد میں بھی اضافہ کرنے کی کوشش کریں۔ اس چندہ کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۴ء ہے۔ چندہ کی وصولی کے بعد یہ رپورٹ بھی بھجوائیں کہ آپ نے یکم جنوری ۱۹۸۴ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۸۴ء تک ناصرات وقفِ جدید کا کتنا چندہ بھجوایا ہے اور کس کے ذریعہ تا اس کا مرکزی دفتر سے مقابلہ کیا جا سکے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

کیا آپ نے چندہ وقفِ جدید ادا کر دیا ہے۔ ناظر مال وقفِ جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈوئی ۔ کے شہر زائن میں جماعت احمدیہ کے مرکز کا قیام

تیس ہزار ڈالر کی مالیت سے ایک موزوں عمارت خرید لی گئی

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مربی انچارج امریکہ اطلاع دیتے ہیں :-

احباب جماعت کے لئے یہ خبر باعثِ مسرت وانبساط ہوگی کہ بفضل خدا زائن شہر میں جہاں پر الیگزنڈر ڈوئی نے اپنی تحریک کا مرکز خصوصی بنایا تھا اور آج کی نسل اس کے اپنے شہر میں بھی اس کے حالات سے واقف نہیں ۔ اس شہر میں جو جماعت احمدیہ کے لئے ایک تاریخی حیثیت کا حامل ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہ توفیق نصیب ہوئی کہ تیس ہزار ڈالر میں جماعتی مرکز کے قیام کے لئے ایک موزوں عمارت خریدی ہے جو ایک کونے کے پلاٹ میں واقع ہے ۔ اور دو طرف سڑک ہے ۔ ایک سڑک کا نام جبرائیل روڈ ہے اور عمارت کے ساتھ خاصی کھلی جگہ ہے جس میں بآسانی دس بارہ کاریں پارک کی جا سکتی ہیں ۔ اس عمارت کے نچلے حصہ میں ایک ہال ہے اور اوپر فلیٹ ہے ۔ پہلے مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب کے مکان میں اجلاس منعقد ہوتے تھے ۔ لیکن وہاں کی کونسل نے ممانعت کر دی تھی ۔ جس کی وجہ سے جماعت پریشان حال تھی ۔ اس عمارت کی خرید سے بفضل خدا جماعت کی اہم ضرورت پوری ہو جائے گی ۔ الحمد للہ ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کے خرید کرنے کی منظوری عطا فرمائی ۔ تاریخی لحاظ سے اور مقامی جماعت کی دینی اور تنظیمی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اس اہم شہر میں مرکز احمدیت کا قیام بے حد ضروری ہو گیا تھا ۔

اس عمارت اور مرکز کے لئے خصوصی تحریک صرف چند مخلصین سے کی گئی جنہوں نے نہایت بشاشت اور دلی اخلاص سے اس مرکز کے قیام کے لئے رقوم عطا کیں ۔ ذیل میں دعا کی تحریک کے ساتھ شکریہ کے جذبات لئے ان احباب کے اسماء گرامی درج کئے جاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص ، اموال اور نفوس میں برکت دے ۔ بے حد دے ۔ بابرکت کرے اور اپنے پیار سے ہمیشہ انہیں نوازے آمین

	ڈالر
۱ ۔ مکرم چوہدری ضیاء الحق صاحب اپنے شہید بیٹے کی طرف سے	۸۰۰۰
۲ ۔ مکرم ڈاکٹر مرزا بشارت احمد صاحب بنیم اپنے مرحوم والدین کی طرف سے	۵۰۰۰
۳ ۔ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب اپنے والد بزرگوار خلیل الرحمٰن صاحب کی طرف سے	۵۰۰۰
۴ ۔ مکرم ڈاکٹر راجہ نصیر صاحب	۲۰۰۰
۵ ۔ " مرزا امین بیگ صاحب	۲۰۰۰
۶ ۔ " صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مع محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ	۱۰۰۰
۷ ۔ مکرم چوہدری ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب	۵۰۰
۸ ۔ " طاہر عبد اللہ ہاگورا صاحب	۵۰۰
۹ ۔ " مجیب اللہ صاحب چوہدری	۵۰۰
۱۰ ۔ " عبد الحمید صاحب شاہین	۱۰۰۰
۱۱ ۔ نیویارک جماعت	۱۰۰۰
۱۲ ۔ واشنگٹن جماعت	۵۰۰
۱۳ ۔ مکرم ڈاکٹر احسان ظفر صاحب	۲۵۰
۱۴ ۔ " بشیر الدین شمس صاحب	۲۰۰
۱۵ ۔ متفرق	۸۰۰۰

خاکسار نے صرف چند دوستوں کو تحریک کی تھی کہ وہ خوشی سے کچھ رقم زائن شہر میں جماعت کے مرکز کے لئے عنایت فرماویں ۔ بعض دوستوں نے مندرجہ بالا فہرست میں سے بڑی بڑی رقوم ۲۵ ہزار ، ۵۰ ہزار اور ۷۵ ہزار ڈالر تک نیشنل خانہ خدا فنڈ کے لئے ادا کی ہیں ۔ اس میں بھی بشاشت اور اخلاص سے حصہ لیا ہے ۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء اور قابلِ رشک جذبات کا اپنے خطوط میں اظہار کیا ہے ۔

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ نے لکھا " جزاک اللہ آپ نے اس نیک کام میں شمولیت کا موقعہ دیا ۔ ایک ہزار ڈالر کا چیک ارسال خدمت ہے ۔ یہ رقم امۃ القیوم بیگم اور میری طرف سے ہے ۔"

محترم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نے لکھا ۔ ابھی ابھی آپ سے فون پر بات ہوئی اور حالات کا پتہ چلا ۔ زائن ZION شہر میں مشن ہاؤس خرید نا بہت بہت مبارک ہو ۔ احمدیت کی ترقیوں کا پیش خیمہ ہو ۔ آمین ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

مجھے اس بات سے بے حد خوشی ہوئی کہ آپ نے اس تحریک بابرکت میں خاکسار کو یاد کیا ۔ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ مجھے کتنی خوشی ہوئی ۔ مجھے اس سے مزید خوشی ہوتی کہ آپ سب سے پہلے مجھے یاد فرماتے ۔ میں نہایت مؤدبانہ گذارش کروں گا کہ جب بھی میرے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یا آپ کی طرف سے کوئی تحریک ہو تو خاکسار کو ان تحریکات کے بارہ میں دن ہو یا رات فوراً آگاہ کر دیا کریں ۔ اللہ تعالیٰ جزاء خیر دے ۔ خاکسار پانچ ہزار کا چیک ارسال کر رہا ہے اللہ تعالیٰ میری اس حقیر قربانی کو قبول کرے اور مزید کی توفیق دے ۔ آمین ۔

یہ رقم خاکسار کے والد صاحب کی طرف سے ہے

نیز دوستوں کی خدمت میں درخواست دعا

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ حضور ایدہ اللہ کے بابرکت عہد میں جماعت کو بہت ہی اخلاص کے ساتھ والہانہ انداز میں قربانیوں کی توفیق مل رہی ہے اور امریکہ میں اہم مقامات پر نئے جماعتی مراکز کا قیام ہو رہا ہے ۔ دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو اپنی بے پایاں رحمت سے نوازے بے حد دے ۔ بابرکت کرے ۔ آمین ۔

پروف ریڈر کی ضرورت

دفتر الفضل میں ایک پروف ریڈر کی آسامی خالی ہے ۔ امیدوار کو مولوی فاضل یا بی اے ہونا چاہیے ۔ تنخواہ معقول دی جائے گی ۔ فوری ملیں ۔ (منیجر)

درخواستِ دعا

۔ میرا پوتا عزیز فرید طارق ابن عزیزم جمیل احمد ، پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فنگے سیرالیون کی بائیں ٹانگ گرم چائے گر جانے کی وجہ سے بری طرح جھلس گئی ہے ۔ علاج جاری ہے ۔ احباب سے عزیزم کی صحت کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے ۔ احمد حسین خوشنویس ربوہ

تقریب شادی

مورخہ ۲۹ر۱۱ر۸۴ کو عزیزہ امۃ الحفیظ بشریٰ بنت مکرم چوہدری عبد اللطیف خاں صاحب کاٹھ گڑھی آڈیٹر تحریک جدید ربوہ کا نکاح مکرم رفیع اللہ خاں صاحب ابن مکرم لفٹیننٹ کرنل محمد ظفر اللہ خاں صاحب (مرحوم) آف لاہور چھاؤنی کے ساتھ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے بمکان ۳/۵ دار العلوم غربی ربوہ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا ۔ اسی روز بارات لاہور سے ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر ربوہ پہنچی تھی ۔ بوقت شام تین بجے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی اور تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ۔ مورخہ ۱۱/۱۲ کو محترمہ بیگم صاحبہ کرنل محمد ظفر اللہ خان صاحب (مرحوم) نے اپنی کوٹھی واقع لاہور چھاؤنی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا ۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی ۔ احباب کرام سے اس شادی کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے ۔

(رانا عبد الرب خاں ، دار الرحمت ربوہ)

HEARTONE COURSE
مقوی دل کورس
مکمل -/200
آزمائشی -/20

INTERNATIONAL NAME	اردو نام	
Hypertension Course	ہائی بلڈ پریشر کورس	100
Obesity Course	موٹاپا کورس	60/-
Diabetes Course	ذیابیطس کورس	80/-
Kidney Stone Course	پتھری گردہ کورس	150/-
Kidney Pain Course	درد گردہ کورس	150/-
Bed Urine Course	بول بستری کورس	30/-
Baby Growth Course	بے بی گروتھ کورس	20/-
Polio Course	پولیو کورس	120/-
Dwarfishness Course	چھوٹا قد کورس	80/-
Body Building Course	باڈی بلڈنگ کورس	30
Eyesight Course	کمزوری نظر کورس	60/-
Myopia Course	خرابی نظر دور کورس	60/-
Deafness Course	بہرہ پن کورس	45/-
Asthma Course	دمہ کورس	60/-
T.B. Course	ٹی ۔ بی کورس	50/-
Leucoderma Course	پھلبہری کورس	100

ہر کورس کی تفصیلات مفت طلب کریں

کیور میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی رجسٹرڈ
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم

شکور پارک میں صرف چند ایک پلاٹ قابل فروخت ہیں احباب اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں ۔ اباسط کالونی میں جن احباب نے خاکسار سے پلاٹ خرید کئے ہوئے ہیں ۔ براہ مہربانی اپنے اپنے نشان لے لیں اور ہرگز سستی نہ کریں

7 پروپرائٹر

حاجی عبد السمیع ۱۶/۲۵ باسط
منزل دار الرحمت شرقی ربوہ
فون نمبر 416